سوال

(24) کیا داڑھی رکھنا نبی ﷺ کی سنت ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

داڑھی رکھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے ۔ بہت سے لوگ اس کے تارک ہیں ۔ کوئی مونڈتا ہے، کوئی اس کے بال اکھیڑ دیتا ہے، کوئی کاٹ کر چھوٹی کرلیتا ہے، کوئی سرے سے اس کا منکر ہے ۔ کوئی کہتا ہے '' یہ سنت ہے اگر رکھی جائے تو ثواب ہے نہ رکھی جائے تو گناہ نہیں ۔ ''بعض بے وقوف تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ اگر داڑھی اچھی چیز ہوتی تو زیر ناف نہ اگتی ۔ (اللہ ان کو رسوا کرے) ان مختلف افراد کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے ؟ اور جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سنت کا منکر ہو، اسکا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ داڑھی کو لمبا ہونے دینا اور بڑھانا واجب ہے اور اسے مونڈنا یا کاٹنا حرام ہے ۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(قُصُّوا الشَّوَارِبَ وَاَعفُوا اللِّحَی خَالِفُوا الْمُشرِكِين) (متفق)

''مونچھیں کاٹو اور داڑھیاں بڑھاؤ ۔ مشرکین کی مخالف کرو ۔'' [1]

صحیح مسلم اور میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَرْخوا اللِّحَی، خَالِفُوا الْمَجُوس) (مسلم)

''مونچھیں کاٹو اور داڑھیاں بڑھاؤ' مجوسیوں کی مخالفت کرو'' [2]

ان دونوں حدیثوں سے اور اس مفہوم کی اس اور بہت سی حدیثوں میں آتا ہے کہ داڑھی رکھنا اور اسے بڑھانا واجب اور اسے مونڈنا اور کاٹنا حرام ہے جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے ۔ جو شخص اس بات کا قائل ہے کہ داڑھی رکھنا ایسی سنت ہے جس پر عمل کرنے سے ثواب ہوتا ہے اور ترک کرنے سے گناہ نہیں ہوتا تو وہ غلطی پر ہے اور صحیح حدیثوں کی مخالفت کر رہا ہے ۔ کیونکہ امر (حکم) کا اصل معنی وجوب ہی ہے اور نہی (ممانعت) سے حرمت ثابت ہوتی ہے ۔ صحیح حدیث کے ظاہر مفہوم کو ترک کرنا جائز نہیں الا یہ کہ کوئی ایسی دلیل مل جائے جس سے معلوم ہو کہ اس مقام پر ظاہری معنی مراد نہیں اور مذکورہ بالا حدیثوں کے ظاہری معنی (وجوب) کو ترک کرنے (اور استحباب مرادلینے) کی کوئی دلیل موجود نہیں ۔

جامع ترمذی میں جو حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی کے طول اور عرض میں سے کچھ کم کر دیا کرتے تھے۔[3] وہ حدیث باطل ہے کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ مذکورہ بالا روایت میں ایک راوی ''متہم بالکذب'' ہے یعنی وہ جھوٹ بولا کرتا تھا۔ جو شخص داڑھی کا مذاق اڑاتا اور اسے زیر ناف کے بالوں سے تشبیہ دیتا ہے وہ بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کر رہا ہے جس کی وجہ سے وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید یا صحیح حدیث سے ثابت ہونے والے کسی حکم کا مذاق اڑانا کفر وارتداد کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ (التوبۃ۹/۶۵،۶۶)

''کیا تم اللہ تعالیٰ سے، اس کی آیتوں سے اور اس کے رسول سے مذاق کرتے ہو؟ معذرت نہ کرو۔ تم ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو گئے ہو۔''

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۵۰۴۴)

---

[1] صحیح بخاری، کتاب اللباس، ب: ۲۴ ح: ۵۸۹۲، صحیح مسلم ح: ۲۵۹

[2] صحیح مسلم ح: ۲۶۰۔

[3] جامع ترمذی کتاب الادب، ب: ۱۵ ح: ۲۷۶۳

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم-صفحہ 33